فتاوی

سوال :۔ زید کہتا ہے کہ میں مقروض اور بے روزگار ہوں۔ اس زمانہ میں لاٹری کا سلسلہ جاری ہے جس کا ٹکٹ اکثر لوگ خریدا کرتے ہیں اور ان کا نمبر اول، دوم، سوم آنے پر انھیں تجویز شدہ رقم بھی ملتی ہے مگر میں اس طرح رقم لینا مناسب نہیں سمجھتا ہوں اور بوجہ مقروض و بے روزگار ہونے کے اس نیت سے ٹکٹ لاٹری خریدنا چاہتا ہوں کہ اول دوم سوم وغیرہ نمبر کے انعامات کی جو رقم ہو وہ میں بطور قرض حسن کے کام میں لاؤں گا اور اس رقم سے بیوپار یا اور کوئی سلسلہ جاری کر کے اصل رقم واپس رفتہ رفتہ ادا کرتا جاؤں گا جس جگہ سے مجھے رقم وصول ہوگی ایسا کرنے سے میرے ذمہ سود کا بار نہیں ہوگا اس کے سوا اور میری کوئی دوسری نیت نہیں ہے۔ آیا اس طریق پر ٹکٹ لاٹری خریدنا بطور قرضِ حسن رقم لینے کے شریعت سے درست ہے یا نہیں؟

عبدالرحمٰن از کیکڑی ضلع اجمیر

جواب :۔ لاٹری کی جو صورت سوال میں درج ہے اور جو فی زمانہ مروج ہے وہ سراسر قمار (جوا) اور ربٰوا (سود) ہے اور قمار و ربٰوا شرعاً حرام و گناہ کبیرہ ہیں اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ الخ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (قرآن کریم) بنا بریں لاٹری کا ٹکٹ خریدنا حرام ہے اور لاٹری والوں کے پاس جمع ہو کر جو مجوزہ رقم بعض افراد کو ملتی ہے غیر طیب و ناپاک ہے اور اس کا لینا حرام ہے۔ لاٹری والوں کے پاس اس طرح جو رقم جمع ہوتی ہے شرعاً نہ تو لاٹری والے اس کے مالک ہوتے ہیں اور نہ وہ انعام کے مستحقین یعنی نام نکلنے والوں کی ملکیت میں داخل ہوتی ہے بلکہ عند الشرع ہر ٹکٹ خریدنے والا اپنے حصہ کی رقم کا حسب سابق مالک رہتا ہے اور ٹکٹ خریدنے سے اس کا روپیہ اس کی ملکیت سے خارج نہیں ہوتا کیونکہ معاملہ کا یہ طریقہ (لاٹری) شرعاً باطل اور حرام ہونے کی وجہ سے لاشیٔ اور کالعدم ہے۔

ٹکٹ خرید کر کے لاٹری میں حصہ لینے والا اپنی مرسلہ رقم بطور قرض کے کارکنان لاٹری کے یہاں نہیں بھیجتا اور نہ یہ کارکنان لاٹری اسکو قرض و امانت سمجھتے ہیں اور نام نکلنے والوں کو تجویز شدہ رقم بطور قرض نہیں بلکہ ان کی ملکیت سمجھکر ان کے پاس بھیجی جاتی ہے اور اگر انعام پانے والا انعام میں حاصل شدہ زائد رقم فوراً یا کچھ دن کے بعد واپس بھی کردے تو کارکنانِ لاٹری اس رقم کا کچھ حصہ بھی اسکے اصل